

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئینہ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

5 مئی، 2023ء کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

خود فریبی کے نقصانات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

❁ ظاہر و باطن کے تضاد سے بچئے

❁ منافقوں کا ایک عیب

❁ اسرائیلی عبادت گزار اور گنہگار

❁ دوسروں کو دھوکا مت دیجئے!

پیشکش: **الْمَدِينَةُ الْعِلْمِيَّة** (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ط
 اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
 اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
 اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا تُوْرَ اللّٰهِ
 تَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِغْتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نیت کی)

دروود پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر دن بھر میں ایک ہزار (1000) درود پاک پڑھے، وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔⁽¹⁾

پڑھتا رہوں کثرت سے درود ان پہ سدا میں | اور ذکر کا بھی شوق پیے غوث و رضادے⁽²⁾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَمِنَ الثَّانِي مَنْ يَقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا

هُمْ بِسُوْمِيْنَ ① يُخْدَعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا

يُخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ②

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ 1، سورہ بقرہ کی دو آیات (آیت: 8 اور 9) سننے کی سعادت حاصل کی، یہاں (یعنی آیت: 8) سے آیت نمبر 20 تک کل 13 آیات میں

①... التَّوْبَةِ وَالْمُتَّحِبِ، صفحہ: 565، حدیث: 22۔

②... وسائل بخشش، صفحہ: 114۔

مُتَّاقِينَ کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

تین قسم کے لوگ

سُورۃ بقرہ میں اس مقام پر تین قسم کے لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے (1): مُتَّاقِينَ؛ یعنی وہ مخلص مسلمان جنہوں نے دل سے بھی ایمان قبول کیا اور زبان سے بھی اس کا اقرار کیا، یہی لوگ ہدایت پر ہیں، یہی کامیاب ہیں، یہی وہ خوش بخت ہیں جو قرآن کریم کی ہدایت کو قبول کرتے، اس سے فائدہ اٹھاتے اور اپنی دُنیا و آخرت سنوارنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں (2): دوسرے نمبر پر وہ لوگ ہیں جنہوں نے نہ زبان سے ایمان قبول کیا، نہ ان کے دل میں ایمان کا نور داخل ہوا، یہ کافر، ضدی، ہٹ دھرم ہیں، ان کے دل پر، کانوں پر مہر لگ چکی ہے، آنکھوں پر پردے ہیں اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے (3): تیسرے نمبر پر وہ بُرے لوگ ہیں جنہوں نے زبان سے تو کلمہ پڑھ لیا مگر ان کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوا، انہوں نے دل میں کفر چھپایا اور جھوٹے مُنہ کلمہ پڑھا، یہ مُنَافِق ہیں، یہی سب سے بدتر کافر ہیں، انہی کے متعلق اللہ کریم نے فرمایا:

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَجَاتِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ ترجمہ کنز الایمان: بے شک مُنَافِق دوزخ کے سب

سے نیچے طبقہ میں ہیں۔ (پارہ: 5، سورۃ نساء، آیت: 145)

معلوم ہوا منافقوں کو کافروں سے بھی زیادہ سخت عذاب ہو گا۔ (1) الْاِمَانُ وَالْحَقِيقَةُ! اللہ پاک ہمیں عذاب دوزخ سے محفوظ فرمائے۔

إِلٰہی! جہنم سے آزاد کر دے | میں فردوس میں داخلہ مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

①... تفسیر خزائن العرفان، پارہ: 5، سورۃ نساء، زیر آیت: 145۔

منافقوں کا ایک عیب

پیارے اسلامی بھائیو! منافق چونکہ نہایت سخت، بدتر اور سب سے بڑھ کر نقصان پہنچانے والے ہیں، اس لئے اللہ کریم نے اس مقام پر ان کا تفصیل سے ذکر فرمایا، ان کی علامات، ان کے بُرے کردار اور عیبوں کو وضاحت سے بیان کیا تاکہ مسلمان انہیں پہچانیں اور ان کے شر سے محفوظ رہیں۔⁽¹⁾ چنانچہ اللہ کریم نے فرمایا:

وَمِنَ الثَّالِثِ مَنْ يَقُولُ

یہاں منافقوں کو ”کچھ لوگ“ کہا گیا، مطلب یہ ہے کہ منافق اس لائق ہی نہیں ہیں کہ ان کا ذکر کسی وصف یا خوبی سے کیا جائے،⁽²⁾ بس وہ کچھ بد بخت لوگ ہیں جو کہتے ہیں۔ کیا کہتے ہیں؟

اَمَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ

یہ اسلامی عقائد کے دو کٹارے ہیں؛⁽³⁾ سب سے پہلا عقیدہ اللہ پاک کو ایک ماننا اور سب سے آخری عقیدہ قیامت پر یقین رکھنا۔ نبیوں پر ایمان، فرشتوں پر ایمان، اللہ پاک کی کتابوں اور دیگر تمام ضروری اسلامی عقائد پر ایمان انہی دو میں آگیا، یعنی منافقوں نے کہا: ہم اللہ پر بھی ایمان لائے، اس کے رسولوں پر، کتابوں پر، غرض؛ تمام اسلامی عقائد پر ایمان لائے۔ مگر اللہ کریم نے فرمایا:

وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ

① ... تفسیر نعیمی، پارہ: 1، سورہ بقرہ، زیرِ آیت: 8، جلد: 1، صفحہ: 160 ملخصاً۔

② ... تفسیر صراط الجنان، پارہ: 1، سورہ بقرہ، زیرِ آیت: 8، جلد: 1، صفحہ: 73 ملخصاً۔

③ ... تفسیر نعیمی، پارہ: 1، سورہ بقرہ، زیرِ آیت: 8، جلد: 1، صفحہ: 161۔

یعنی یہ منافق کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے، ہم پکے مسلمان ہیں لیکن ان کا یہ اقرار، ان کا یہ ایمان صرف و صرف زبان کی حد تک ہے، یہ بد بخت دل سے کلمہ نہیں پڑھتے۔

یہاں ذہن میں سوال اُبھرتا ہے کہ اگر انہوں نے ایمان قبول کرنا ہی نہیں تھا، دل سے کلمہ پڑھنا ہی نہیں تھا تو زبان سے کہتے کیوں تھے؟ اللہ پاک نے فرمایا:

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ترجمہ کنز العرفان: یہ لوگ اللہ کو اور ایمان والوں کو

فریب دینا چاہتے ہیں۔

یعنی یہ زبان سے ایمان کا اظہار کرتے ہیں تاکہ انہیں مسلمان ہی سمجھا جائے، ان پر وہی نوازشات ہوں جو مسلمانوں پر ہوتی ہیں، رسول اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ اسی شفقت کے ساتھ پیش آئیں، جس طرح مسلمانوں کے ساتھ پیش آتے ہیں، مسلمان انہیں اپنا بھائی سمجھیں، ان کی جان اور ان کے مال کی اسی طرح حفاظت ہو، جس طرح مسلمان کی ہوتی ہے، انہیں وہ تمام فائدے حاصل ہوں جو ایک اسلامی سلطنت میں ایک مسلمان کو حاصل ہوتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ یہ دل میں کفر بھی چھپائے رکھتے ہیں، غرض؛ یہ اللہ پاک کو اور اہل ایمان کو دھوکا دینے کی کوشش میں ہیں۔ جبکہ حال یہ ہے کہ

وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝۹

ترجمہ کنز العرفان: حالانکہ یہ صرف اپنے آپ کو

فریب دے رہے ہیں اور انہیں شعور نہیں۔

اللہ پاک کو، اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھلا کیسے دھوکا دیا جاسکتا ہے...؟ دھوکا تو اسے دیا جاسکتا ہے جس سے کچھ چھپا ہو جبکہ اللہ پاک علام الغیوب (غیبوں کو جاننے والا) ہے، وہ سب چھپی باتیں جانتا ہے دلوں کے حال سے بھی بخوبی

واقف ہے ❀ کائنات کی وسعتوں میں ایک ذرہ بھی ایسا نہیں جو ربِّ قدیر سے چھپ سکتا ہو، لہذا اللہ پاک کو ہر گز ہر گز دھوکا دیا ہی نہیں جاسکتا ❀ ایسے ہی اللہ پاک کے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ پاک کے خلیفہ اعظم ہیں ❀ ربِّ قدیر نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماکان و مایکون (یعنی جو ہو چکا، جو ہو گا) سب کا علم عطا فرمایا ہے ❀ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ابتداء ہی سے ہر ایک کی حقیقت اور ہر ایک کے انجام سے خبر دار ہیں ❀ آپ مغرَج کی رات سب کفار اور سب اہل ایمان کو دیکھ آئے ❀ آپ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو بھی جنتیوں اور دوزخیوں کے ناموں کے رجسٹر دکھا دیئے ❀ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے سے بڑے کافر کے ایمان لانے کی خبر دی تو وہ بالآخر مسلمان ہو کر ہی دنیا سے گیا ❀ جس کے متعلق کفر پر مرنے کی خبر دی، وہ کافر ہو کر ہلاک ہوا۔ ایسے باکمال رسول، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سب کی حقیقت اور سب کے انجام سے خبر دار ہوں، انہیں بھلا کیسے دھوکا دیا جاسکتا ہے؟ (1)

لہذا سچ یہی ہے کہ یہ منافق لوگ پانی پر دیوار بنانے کی فکر میں ہیں یعنی ناممکن کاموں کے پیچھے ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ زبان سے کلمہ پڑھ کر، ظاہر میں اپنے ایمان کا اظہار کر کے اور دل میں کفر چھپا کر اللہ پاک کو، اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اہل ایمان کو دھوکا دے لیں گے مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ بد بخت خود فریبی میں مبتلا ہیں، اپنے آپ ہی کو دھوکا دے رہے ہیں مگر انہیں شعور ہی نہیں ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

آیت سے ملنے والے اسباق

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دو آیات جو ہم نے سُننے کی سعادت حاصل کی، ان سے ہمیں بہت ساری باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں۔ دو اہم بنیادی دَرس جو یہاں سے ہمیں سیکھنے کو ملے؛

(1): ظاہر و باطن کے تضاد سے بچئے...!!

ان میں سے پہلا دَرس تو یہ کہ ظاہر و باطن کا تضاد بہت بڑا عیب ہے، منافقوں کا اَصْل جُرم کیا تھا؟ یہی تو تھا کہ ان کا باطن ان کے ظاہر کے اُلٹ تھا، یہ دِل میں کفر چھپا کر زبان سے کلمہ پڑھتے تھے۔ لہذا ہمیں منافقوں والے اس عیب سے ہر دم بچتے رہنا چاہئے۔ ظاہر و باطن کا تضاد اگر ایمانیات کے معاملے میں ہو یعنی بندہ دِل میں کفر چھپا کر زبان سے کلمہ پڑھے، یہ تو نِفَاقِ اِعتِصَادِی ہے اور بدترین کفر ہے۔ اس کے علاوہ اگر یہ تضاد ایمانیات کے معاملے میں نہ ہو بلکہ اَعْمَال اور کردار کے معاملے میں ہو، یہ اگرچہ کفر نہیں ہے، البتہ یہ بھی بہت بڑا عیب ہے۔ اللہ پاک قرآن کریم میں فرماتا ہے:

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴿٢٨﴾ (پارہ: 28، سورہ صَف، آیت: 3) | ترجمہ کنز العرفان: اللہ کے نزدیک یہ بڑی سخت ناپسندیدہ بات ہے کہ تم وہ کہو جو نہ کرو!

جھوٹ بولنا، امانت میں خیانت کرنا، وعدہ خلافی کرنا یہ سب ظاہر و باطن کے اِختِلَاف ہی کی صورتیں ہیں اور احادیث میں بھی انہیں مُنَافِق کی علامات قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ

مُنافِق کی چار علامات

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: 4 باتیں ایسی ہیں کہ یہ جس میں پائی جائیں وہ خالص مُنافِق ہے اگرچہ نماز پڑھے، روزہ رکھے اور خود کو مسلمان

سمجھے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت پائی جائے تو اس میں نفاق کا ایک شعبہ موجود ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے: (1): **إِذَا اتَّخَذَ نَفَقًا** امانت دی جائے تو خیانت کرے (2): **وَإِذَا حَدَّثَ كَذِبًا** جب بات کرے تو جھوٹ بولے (3): **وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ** وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور (4): **وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ** جھگڑا کرے تو گالی دے۔ (1)

اسی طرح منافق کی اور بہت علامات ہیں اور جس میں یہ بُرائیاں ہوں، وہ اگرچہ مسلمان ہی ہے مگر اس کا کردار، اس کے اعمال منافقوں جیسے ہیں۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم ایسی بُرائیوں سے ہر دم بچتے رہیں، اپنا ظاہر، اپنا باطن ایک جیسا رکھیں۔ اللہ پاک ہمیں نفاقِ اعتقادی اور نفاقِ عملی دونوں سے محفوظ فرمائے۔

ہوں بظاہر بڑا نیک صورت	کر بھی دے مجھ کو اب نیک سیرت
ظاہر اچھا ہے، باطن بُرا ہے	یا عُدَا تَجھ سے میری دُعا ہے
عیب دُنیا میں تُو نے چھپائے	حشر میں بھی نہ اب آنچ آئے
آہ! نامہ مرا کھل رہا ہے	یا عُدَا تَجھ سے میری دُعا ہے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!	صَلِّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

(2): **خُود فَرِیْبِی سے بچئے...!!**

پیارے اسلامی بھائیو! دوسرا اہم دَرَس جو ہمیں ان آیاتِ کریمہ سے سیکھنے کو ملا، وہ یہ کہ خود فریبی (یعنی اپنے آپ کو دھوکا دینے) سے ہمیشہ بچنا چاہئے، دیکھئے! منافقوں کا وصف کیا بیان ہوا؟ اللہ پاک نے فرمایا:

وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾
 ترجمہ کنز العرفان: حالانکہ یہ صرف اپنے آپ کو
 فریب دے رہے ہیں اور انہیں شعور نہیں۔

معلوم ہوا؛ یہ منافقوں کی حماقت، ان کی کم عقلی ہے کہ وہ چاہتے یا نہ چاہتے ہوئے،
 اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم ایسی حماقت سے ہمیشہ بچتے رہیں۔

خود فریبی کے نقصانات

خود فریبی بہت ہی نقصان دہ عمل ہے۔ آپ اندازہ کیجئے! ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ
 رَسُولُ اللَّهِ﴾ پڑھ کر آدمی مسلمان ہو جاتا ہے مگر منافق یہی کلمہ پڑھ کر کافر کے کافر رہے
 ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ﴾ کہہ کر بندہ جنت کا حقدار ہو جاتا ہے مگر منافق یہی کلمہ
 پڑھ کر جہنم کے سب سے نچلے درجے کے مستحق قرار پائے ﴿جو بندہ سچے دل سے کلمہ
 پڑھ لے، اس کے پچھلے گناہ دُھل جاتے ہیں مگر منافقوں کے گناہوں میں اضافہ ہو گیا

یہ منافق صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ رہتے تھے، یہ بھی مسجد نبوی شریف میں
 نمازیں پڑھتے تھے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ پُر نور کی
 زیارت کیا کرتے تھے، آپ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاکیزہ کلام سنا کرتے تھے، بالکل یہی کام
 مُنافِق بھی کرتے تھے، یہ بھی مسجد نبوی شریف میں نمازیں پڑھتے تھے، یہ بھی بارگاہ
 رسالت میں حاضر ہوتے تھے، یہ بھی چہرہ والضحیٰ کی زیارت کیا کرتے تھے مگر فرق دیکھئے
 کتنا زیادہ ہے، ﴿اسی چہرہ والضحیٰ کو دیکھنے کی برکت سے صحابہ جنتی ہو گئے مگر منافق جہنم
 کے حقدار ہوئے﴾ اسی چہرہ پُر نور کو دیکھنے کی برکت سے صحابہ کرام علیہم الرضوان قیامت
 تک آنے والے بڑے بڑے اُولیاء، علما، صلحا، غرض تمام مسلمانوں کے سردار قرار پائے اور

مُنافِقِ...!! لعنت کے مستحق ہو گئے ❀ اسی چہرہ پُر نور کی زیارت کی برکت صحابہ کو نصیب ہوئی، قیامت تک کے لئے ان کی عزت، اُن کا احترام دلوں میں ڈال دیا گیا، آج تک ان کے تذکرے کتابوں میں لکھے جاتے ہیں، منبروں پر ان کے نام کے ڈنکے بجتے ہیں، خطبے میں ان کے لئے دُعائیں ہوتی ہیں، صحابہ کرام کے نام کی محافل سجتی ہیں، ان کے نام کے نعرے لگتے ہیں، صحابہ کرام کا نام سُن کر آج بھی سرِ آدب سے جھک جاتے ہیں مگر مُنافِقِ...!! کیسے بد بخت تھے، انہوں نے بھی اسی چہرہ پُر نور کی زیارت کی، یہی کلمہ طیبہ پڑھا، مسجدِ نبوی شریف میں نمازیں بھی پڑھیں مگر آج اُن کا کوئی نام بھی نہیں جانتا، جو جانتے بھی ہیں، وہ بھی ان پر لعنت ہی بھیجتے ہیں، نفرت ہی کرتے ہیں، ان کا آدب کوئی نہیں کرتا۔

آخر یہ منافق اتنے بڑے نقصان کے حقدار کیوں ہوئے؟ خود فریبی کی وجہ سے۔ یہ بد بخت اللہ پاک کو، اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اور اہلِ ایمان کو دھوکا دینا چاہتے تھے مگر انہوں نے دھوکا کسے دیا؟

وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٦﴾

یہ اپنے آپ ہی کو دھوکا دیتے رہے مگر انہیں شعور تک نہ ہوا۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم خود فریبی سے ہر دم بچتے رہا کریں۔ مثلاً

❀. دوسروں کو دھوکا مت دیجئے!

دوسروں کو دھوکا دینا ایک خود فریبی ہے ❀ جو ناپ تول میں کمی کرتے ہیں ❀ چیز کا عیب چھپا کر فروخت کر دیتے ہیں ❀ ناقص مال کو اعلیٰ کہہ کر بیچتے ہیں ❀ نوٹوں کی گڈی

میں نقلی نوٹ چھپا کر دے ڈالتے ہیں، یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے سامنے والے کو چونا لگا دیا، اسے دھوکا دے دیا مگر حقیقت میں یہ دھوکا اپنے آپ کو دے رہے ہیں۔

ایک واقعے سے اسے سمجھنے کی کوشش کیجئے! ایک شخص تھا، اسے مٹی کھانے کی عادت تھی، ایک مرتبہ وہ دکان سے چاول لینے گیا، پُرانا دَور تھا، آج کل کی طرح الیکٹرک سکیل تو نہیں ہوتے تھے، دکاندار نے پُرانے دَور کا سادہ سا ترازو اور (وزن کرنے کے لئے) مٹی کے باٹ رکھے ہوئے تھے، گاہک نے سودا مانگا، مثلاً کہا: ایک کلو چاول دے دو۔ دکاندار نے مٹی کے باٹ ترازو پر رکھے اور خود اندر سے چاول ڈالنے چلا گیا، اس سودا خریدنے والے کو مٹی کھانے کی عادت تھی، دکاندار جب اندر گیا تو اس نے آنکھ بچا کر باٹ سے مٹی کھانا شروع کر دی، دکاندار ذہین تھا، اس کی نظر پڑ گئی، اس نے جب دیکھا کہ یہ باٹ سے مٹی کھا رہا ہے تو اس نے چاول ڈالنے میں جان بوجھ کر ذرا زیادہ دیر لگا دی، اتنی دیر یہ باٹ سے مٹی کھاتا رہا، خیر! کچھ دیر کے بعد دکاندار نے اسی باٹ سے چاول تولے اور گاہک کو تھما دیئے، یہ لے کر گھر چلا گیا، گھر جا کر جب اس نے وزن کیا تو چاول تھوڑے تھے، بڑا غصّے ہوا، بڑبڑاتا ہوا واپس دکاندار کے پاس آیا اور غصّے سے چلا کر بولا: تم دھوکا کرتے ہو، تم نے سودا پورا نہیں دیا، میں نے کلو چاول مانگے تھے، یہ تو کم ہیں...!!

دکاندار نے اس کی بات سنی تو کہا: میرا یہ باٹ پورے کلو کا تھا، اس میں سے مٹی تم نے ہی کھائی ہے، جتنی تم نے مٹی کھائی، اتنا وزن کم ہو گیا۔ لہذا قصور اصل میں میرا نہیں بلکہ تمہارا ہے۔

یہ سمجھانے کے لئے ایک واقعہ ہے، واقعی بات سچی ہے، جو دوسروں کو دھوکا دیتا ہے، وہ سمجھ یہ رہا ہے کہ میں بڑا عقل مند ہوں، بڑے بڑوں کو اُلٹو بنالیتا ہوں مگر حقیقت یہ

ہے کہ وہ خود فریبی میں مبتلا ہے، دوسروں کو نہیں بلکہ اپنے آپ کو دھوکا دینے میں مصروف ہے۔

خرید و فروخت میں خود فریبی کے نقصانات

دیکھئے! اگر آدمی ناپ تول میں کمی نہ کرے، خرید و فروخت میں سچ بولے، دھوکا نہ دے تو اس کا یہی کاروبار اچھی نیت کے ساتھ ہو تو حلال کمائی ہونے کی وجہ سے بہترین عبادت شمار ہو گا لیکن اسی کاروبار میں جب دھوکا شامل ہو جائے تو اُلٹا گناہ بن جاتا ہے۔ دھوکا دینے کی وجہ سے اگرچہ بظاہر مال آتا نظر آتا ہے مگر دیکھئے! جاتا کیا کیا ہے؟ دھوکا دینے کی وجہ سے برکت گئی؟ دھوکا دینے کی وجہ سے عافیت رخصت ہو گئی؟ دھوکا دینے کی وجہ سے مال آگیا مگر اس کے ساتھ ساتھ بیماری بھی آسکتی ہے، قرض داری بھی آسکتی ہے، آفات بھی آسکتی ہیں اور سب سے بڑا نقصان یہ کہ یہی سودا اگر امانت داری کے ساتھ ہو تا تو اس تاجر کو جنت کا حقدار بنادیتا لیکن جب اس میں دھوکا آگیا، خیانت آگئی تو اب یہی سودا اسے جہنم کا حقدار بنادے گا۔

ایک دانے کے بدلے جنت بیچنے والا

ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی کہ جب بھی کوئی چیز خریدتے تو آدھا دانہ کم لیتے اور جب کوئی چیز بیچتے تو ایک دانہ زیادہ دیتے اور فرمایا کرتے تھے: خرابی ہے اس کے لئے جو ایک دانے کے بدلے ایسی جنت بیچتا ہے جس کی چوڑائی زمین و آسمان سے زیادہ ہے، کتنے نقصان میں ہے وہ شخص جو فیل (یعنی جہنم) کے بدلے ٹوبی (یعنی جنت) کو بیچ ڈالتا ہے۔^(۱)

یہ ہے خود فریبی...!! اندازہ کیجئے! جنت کے وہ عظیم الشان محلات جن کی قیمت کے لئے دنیا کی ساری دولت بھی کچھ نہیں، دوسروں کو دھوکا دینے والا چند پیسوں کے بدلے جنت کے وہ محلات بیچ ڈالتا ہے، یہ خود فریبی نہیں ہے تو اور کیا ہے...؟؟ لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم خود فریبی سے بچیں، ہمیشہ امانت دار رہیں، کسی کو بھی دھوکا نہ دیا کریں۔

مرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر | کر آفت میں اپنی فنا یا الہی!
تو اپنی ولایت کی خیرات دیدے | مرے غوث کا واسطہ یا الہی!
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ | گناہوں سے ہر دم بچا یا الہی! (1)
رحمت کی اُمید پر گناہ مت کیجئے!

اسی طرح ”رحمت کی اُمید پر گناہ کرنا“ یہ بھی خود فریبی ہے۔ اللہ پاک کی رحمت پر اُمید رکھنا بہت فضیلت کی بات ہے، یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے، رحمتِ رحمن سے اُمید رکھنا نبیوں، ولیوں کا طریقہ ہے مگر اللہ پاک کی رحمت پر اُمید باندھ کر گناہوں کا شکار ہو جانا یہ خود فریبی ہے، اپنے آپ کے ساتھ دھوکا ہے۔

بے وقوف کون...؟

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: الْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَبَتَّ عَلَى اللَّهِ لَعْنِي بَعْدَ تَوَفِّهِ ہے وہ شخص جو نفسانی خواہشات کی پیروی کے باوجود اللہ پاک سے متمنار رکھے۔ (2)

معلوم ہوا؛ وہ بندہ جو گناہِ کبیرہ کرے، فرائض چھوڑے، واجبات ترک کرے، پھر

1... وسائلِ بخشش، صفحہ: 105 ملقط۔

2... ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ... الخ، صفحہ: 583، حدیث: 2459۔

اپنے گناہوں سے توبہ بھی نہ کرے اور اس کے ساتھ ساتھ جنت کی اُمید بھی لگائے رکھے تو ایسا شخص بے وقوف ہے۔

جب اللہ پاک نے، اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے واضح بتا دیا ہے کہ ﴿نماز نہ پڑھنے والا جہنم کا حقدار ہے﴾ فرض روزے قضا کرنے والا ﴿فرض ہونے کے باوجود زکوٰۃ نہ دینے والا﴾ ماں باپ کا نافرمان ﴿پڑوسیوں کو تکلیف دینے والا﴾ مسلمان بھائیوں کو ناحق نقصان پہنچانے والا جہنم کا حق دار ہے، پھر یہ کام کرنے والا خود کو جنت کا حقدار کیسے ٹھہرا سکتا ہے؟ آپ خود غور فرمائیے! ایک شخص ہے، وہ اللہ پاک کی محبت میں نرم نرم بستر چھوڑتا ہے، اپنی نیند قربان کرتا ہے، صبح اُٹھ کر نماز پڑھنے مسجد میں پہنچتا ہے اور دوسرا شخص میٹھی نیند کے مزے لُٹتا ہے، نمازیں قضا کر ڈالتا ہے، کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں ہو سکتے، اللہ پاک فرماتا ہے:

أَفَجَعَلَ الْمُسْلِمِينَ كَالْمَجْرِمِينَ ۖ مَلِكُمْ ۚ ﴿٣٦﴾ ترجمہ کنزالایمان: کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں سا کر دیں، تمہیں کیا ہوا؟ کیا حکم لگاتے ہو؟ (پارہ: 29، سورہ قلم، آیت: 35، 36)

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ نیک اور گناہ گار، نمازی اور بے نمازی، روزہ دار اور روزے قضا کرنے والا، سخی اور کنجوس، ماں باپ کا فرمانبردار اور نافرمان برابر کیسے ہو سکتے ہیں؟ نہیں ہو سکتے، اس لئے جو گناہ بھی کرے، توبہ کی طرف مائل بھی نہ ہو، پھر اللہ پاک سے جنت کی اُمید بھی رکھے، ایسا شخص خطا پر ہے، کشتی پانی پر چلتی ہے، خشکی پر نہیں چلتی، اسی طرح گناہ جنت کی طرف نہیں لے جاتے، گناہ ہمیشہ جہنم کا حقدار ہی بناتے ہیں۔ لہذا جو بندہ اللہ پاک کی رحمت پر اُمید لگائے گناہوں میں مبتلا ہے، وہ خود فریبی کا شکار ہے، اپنے آپ کو

دھوکا دے رہا ہے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم اس خُمار سے نکلیں، خود فریبی میں مبتلا نہ ہوں، توبہ کریں، گناہ چھوڑیں، نیک انعام کریں، پھر اللہ پاک کی رحمت سے اُمید لگائیں۔ اللہ پاک ہمیں خُفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اَمِیْن بِجَاہِ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آہ! رسوائی کی آفت میں پھنسل گایا رب!
ہائے میں نارِ جہنم میں جلوں گایا رب!
گر کرم کر دے توجہ میں رہوں گایا رب! (1)

آج بنتا ہوں معزز جو کھلے حشر میں عیب
گر تو ناراض ہوا میری بلاکت ہو گی
غفو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

تکبر سے بچئے...!!

پیارے اسلامی بھائیو! اسی طرح تکبر بھی ایک خود فریبی ہے، تکبر کرنے والا اپنے آپ کو اعلیٰ و افضل اور دوسروں کو حقیر سمجھ رہا ہوتا ہے مگر حقیقت اس کے الٹ ہوتی ہے، یوں وہ اپنی آنکھوں ہی میں دُھول جھونکتا رہتا ہے۔ دیکھئے! شیطان نے تکبر کیا، اس نے اپنے آپ کو بہتر اور حضرت آدم عَلَیہ السلام کو معاذ اللہ! کم سمجھا جبکہ حقیقت کیا تھی؟ حضرت آدم عَلَیہ السلام اَشْرَفُ المخلوقات ہیں اور شیطان ذلیل...!! مگر شیطان نے خود فریبی یعنی تکبر میں مبتلا ہو کر خود کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ذلیل و رسوا کر لیا۔ اس لئے آدمی کو چاہئے کہ ہمیشہ عاجزی کا پیکر بنا رہے، تکبر میں مبتلا ہو کر اپنی آنکھوں میں دُھول نہ جھونکے۔

ذرا غور کیجئے! ہماری حیثیت ہی کیا ہے؟ ہم مٹی کے انسان ہیں، ہماری پیدائش ایک قطرے سے ہوئی، لوگ بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں جبکہ ہم انتہائی کمزور ہیں، ایک سانس کی

بات ہے، جو نہی سانس رُکی، کوئی بادشاہ ہے یا وزیر، مالدار ہے یا فقیر، پہلوان ہے یا بے سر
وسامان، سب مٹی کا ڈھیر ہو جاتے ہیں۔ کسی شاعر نے کہا تھا:

اِک یہ جہاں، اِک وہ جہاں
دونوں جہاں کے درمیاں
ہے فاصلہ اِک سانس کا
جو آگنی تو یہ جہاں
گر رُک گئی تو وہ جہاں

یہ ہماری حقیقت ہے، یہ ہماری حیثیت ہے۔ ہمیں تکبر سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہئے۔

اسرائیلی عبادت گزار اور گنہگار

منقول ہے: بنی اسرائیل میں ایک بہت گنہگار شخص تھا، ایک مرتبہ اس کا گزر ایک
بہت بڑے عبادت گزار کے قریب سے ہوا، اس عبادت گزار کے سر پر بادل سایہ کئے
ہوئے تھا، اُس گنہگار شخص نے اپنے دل میں سوچا: میں بنی اسرائیل کا انتہائی گنہگار اور یہ
بہت بڑے عبادت گزار ہیں، اگر میں ان کے پاس بیٹھوں تو امید ہے کہ اللہ پاک مجھ پر
بھی رحم فرمادے۔ یہ سوچ کر وہ اُس عابد کے پاس بیٹھ گیا۔ عابد کو اُس کا بیٹھنا بہت ناگوار
گزارا، اُس نے دل میں کہا: کہاں مجھ جیسا عبادت گزار اور کہاں یہ پر لے درجے کا گنہگار! یہ
میرے پاس کیسے بیٹھ سکتا ہے!

چنانچہ اُس نے بڑی حقارت سے اُس شخص کو مخاطب کیا اور کہا: یہاں سے اُٹھ
جاؤ! اِس پر اللہ پاک نے اُس زمانے کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام پر وحی بھیجی کہ ان دونوں سے فرمائیے
کہ وہ اپنے عمل نئے سرے سے شروع کریں، میں نے اس گنہگار کو (اس کے حسن ظن کے

سبب) بخش دیا اور عبادت گزار کے عمل (اس کے تکبر کے باعث) ضائع کر دیئے۔⁽¹⁾
 اللہ! اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے! یہ کتنا زبردست نقصان ہے، تکبر کی وجہ سے عبادت گزار کی عبادت ضائع ہو گئی اور عاجزی کی برکت سے گنہگار کو بخشش کا پروانہ نصیب ہو گیا۔

یہ ہے خود فریبی...!! ہم نہیں جانتے اللہ پاک کی بارگاہ میں کون مقبول ہے، کون بخشا ہوا ہے اور کون جہنم کا حقدار ہے، اس لئے ہمیں ہمیشہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے عاجزی کا پیکر ہی بنے رہنا چاہئے۔

بیان کا خلاصہ

ہم نے قرآن کریم کی روشنی میں مُنَافِقُوں کے دو عیب نئے (1): مُنَافِقُوں کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہوتا ہے، لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنا ظاہر و باطن ایک جیسا رکھیں (2): مُنَافِقِ خود فریبی میں مبتلا رہتے ہیں، لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم خود فریبی سے بچتے رہیں، دوسروں کو دھوکا دینا، دوسروں پر ظلم ڈھانا، اللہ پاک کی رحمت پر اُمید کی بنیاد پر گناہوں میں مبتلا رہنا، تکبر وغیرہ یہ سب خود فریبی ہی کی صورتیں ہیں، ان سے بھی ہمیں بچتے رہنا چاہئے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اَمِیْن بِجَاہِ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

کلمہ ایندُ دُعا (Kalma & Dua) ایپ کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت ہی پیاری موبائل ایپلی کیشن بنام کلمہ اور دُعا (Kalma & Dua)

جاری کی ہے۔ اس اپیلی کیشن کے ذریعے بہت آسان انداز سے بچوں کی تربیت کی جاسکتی ہے۔ ❀ اس اپیلی کیشن میں بچوں کے لئے 6 کلمے آڈیو کی صورت میں لفظ کی ادائیگی اور ترجمے کے ساتھ ❀ روزمرہ کی 16 مختلف دعائیں مثلاً پانی پینے کی دُعا ❀ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعا ❀ دودھ پینے کی دُعا ❀ سوتے وقت کی دُعا وغیرہ لفظ کی ادائیگی اور ترجمے کے ساتھ اور مختلف موضوعات پر سنتیں اور آداب وغیرہ شامل ہیں۔ اپنے موبائل میں یہ اپیلی کیشن انسٹال کر کے فائدہ اٹھائیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے، آئیے! ایک شرعی مسئلہ سنتے ہیں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں مشہور غلطی کی نشاندہی)

مسئلہ: مسجد کے فرش پر وُضُو کے قطرے ٹپکانا گناہ ہے۔

وضاحت: ہمارے ہاں یہ غلطی بہت عام ہے۔ عموماً لوگوں کو مسئلہ معلوم نہیں ہوتا، وُضُو خانے پر وُضُو کرتے ہیں اور اَعْضَاءُ وُضُو خشک کئے بغیر یونہی ہاتھ جھاڑتے ہوئے مسجد میں آجاتے ہیں، نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ مسجد کے فرش پر، دریوں پر وُضُو کے پانی کے قطرے ٹپکتے رہتے ہیں، دریاں گندی ہوتی ہیں، ان میں جراثیم پلتے ہیں اور ہمیں ہی نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ مسجد کی بے ادبی بھی ہے۔ مسجد اللہ پاک کا گھر ہے، اس کا آداب کرنا نہایت ضروری ہے۔

اس لئے ❀ حق تو یہ بنتا ہے کہ ہم گھر سے وُضُو کر کے آیا کریں ❀ اگر مسجد ہی میں آکر

وُضُو کریں پھر بھی وُضُو خانے ہی پر اَعْصَاءُ وُضُو کو قدرے خشک کر لیں تاکہ مسجد کے فرش پر وُضُو کے قطرے نہ ٹپکیں ❀ ایسے ہی پاؤں بھی وُضُو خانے ہی پر خشک کر لئے جائیں ❀ اسی طرح داڑھی کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے، داڑھی کو کپڑے وغیرہ سے خشک کر لیا جائے، پھر بھی کچھ قطرے بالوں میں اٹکے رہتے ہیں، اس لئے بہتر یہ ہے کہ وُضُو کے بعد وُضُو خانے ہی پر داڑھی میں کنگھی کر لی جائے، اس کی برکت سے تنگدستی بھی دور ہوتی ہے اور مسجد میں وُضُو کے پانی ٹپکنے سے بھی حفاظت رہے گی ❀ مرحوم رُکنِ شوریٰ حاجی زم زم عطاری رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی عادت مبارک تھی کہ دورانِ نماز سجدے والی جگہ پر جہاں داڑھی ہوتی ہے، اس جگہ کپڑا رکھ لیا کرتے تھے تاکہ داڑھی سے وُضُو کا باقی ماندہ کوئی قطرہ ٹپکے بھی تو مسجد کے فرش پر نہیں بلکہ اپنے ذاتی کپڑے پر گرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحَسَنِی کی برکات (وظیفہ)

یَاقَہَّارُ

کوئی مصیبت آپڑے تو 100 بار اللہ پاک کا پیارا نام یَاقَہَّارُ پڑھیے! اِنْ شَاءَ اللہ

الْکَرِیْم! مشکل آسان ہوگی۔

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

سَلَّمَ۔